U16219

Title - Muntakhbaat Sauda

Creator - Mirza Mohd. Rafi Sauda

Publisher - Anwaar Mohammadi (Kanpur)

Date - Not Available.

Pages - 37

Subjects - Urdu Shayari - Intekhab Kalaam - Sauda.

# طبقہ سوم



# منتخبات سودا

مطبوعۂ انوار محمدی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدور نہین اوسکی تجلی کے بیان کا | جون شمع سراپا ہو اگر صرف زبان کا
اس گلشن ہستی مین عجب دید ہے لیکن | جب چشم کھلی گل کی تو موسم ہے خزان کا
سودا جو کبھو گوش سے ہمت کی سنی تو | مضمون یہی ہے جرس دل کی فغان کا

ہستی سے عدم تک نفس چند کی ہے راہ
دنیا سے گذرنا سفر ایسا ہے کہان کا

اسیری سکے جو لذت سے پڑا اوسے آشنائی کا | فرار و رو مرے دل سے ہوا رخصت رہائی کا

تماشا ہے نوا دکھلاتے اے صیاد پر تیرے
نگاہ سرمہ سا موجب ہے اپنی بینوائی کا

گلا لکھون مین اگر تیری بیوفائی کا | لہو مین غرق سفینہ ہو آشنائی کا

زبان ہے شکر مین قاصر شکستہ بالی کے
کہ جن نے دل سے مٹایا خلش رہائی کا

تو رشتہ عمر اپنی سے مانی جو مری بات | مت حرص و ہوا باندہ کہ بودا ہی یہ تاگا
گل سیر چمن کو جو گیا تھا طرف باغ | گلگشت کرا دہر سے جہہین پھر نہ وہ لاگا

متروک — سودا / باگا
مستعمل — سینچے / پہونچا

پیچھے سے تو دامن کے تئیں خار نے کھینچا
اور سرو کھڑا ہو کے لگا روکنے آگا
جلوے کو بہار اوس کے کوئی پہونچے ہو سودا
گو لالہ و گل باغ مین سودا کرین باگا

دامن صبا نہ چھو سکے جس شہسوار کا
پہونچے کب اوسکو ہاتھ ہمارے غبار کا
موج نسیم آج ہے آلودہ گرد سے
دل خاک ہو گیا ہے کسی بیقرار کا
خون جگر شراب ترشح یہ چشم تر
ساغر مرا گرو نہین ابر بہار کا
چشم کرم سے عاشق وحشی اسیر ہو
الفت ہے دام آہوے دل کے شکار کا

سودا شراب عشق نہ چکھتے تھے ہم نہ پیلے
آخر مزا نہ پایا اب اوس کے خمار کا

دیکھتا ہون بار مین جس گھر مین جلوہ گر
ہمسر کو وان حکم ہے خار سر دیوار کا
آ خدا کیواسطے اس بانکپن سے در گذر
کل مین سودا یون کہا داماں گہکر یار کا

متروک — گہکر
مستعمل — پکڑ کر

تند ہو بولا وہ بانکا چھوڑ دامن کو مرے
راست ہوتی بھی کہین دیکھا ہے خم تلوار کا

ٹوٹے ترے نگہ سے اگر دل حباب کا
پانی بھی پھر پئین تو مزہ ہے شراب کا
دوزخ مجھے قبول ہے اے منکر و نکیر
لیکن نہین دماغ سوال و جواب کا
کہتا ہے آئینہ کہ سمجھ تربیت کی قدر
جن نے کیا ہے سنگ کو ہمرنگ آب کا
تھا اس کے دل کو کشمکش عشق کا دماغ
یارب برا ہو دیدۂ خانہ خراب کا
غافل غضب سے ہو کے کرم پہ نظر نہ کر
پر ہے شرار برق سے دامن سحاب کا
قطرہ گرا تھا جو کہ مرے اشک گرم سے
دریا مین ہے ہنوز پھپھولا حباب کا

سودا نگاہ دیدۂ تحقیق کے حضور
جلوہ ہر ایک ذرے مین ہے آفتاب کا

ہر مژہ پر ہے تری لخت دل اس رنجور کا
خون ہے ہر دار پر ثابت تری منصور کا

پوچھتی ہی پونچھتے گزری ہی محجور رو رو شب
چشم ہے یارب مری یا منہ کسی ناسور کا

آفتاب صبح محشر داغ پہ دل کو مرے
حکم رکھتا ہے طبیبو مرہم کافور کا

کیا گرونگا لیکے واعظ ہاتھ سے حوروں کے جام
ہوں میں ساغر کش کسی کے نرگس مخمور کا

مکھہ پر یہہ گوشوارہ موتی کا جلوہ گر ہے
جیسے قران باہم ہو ماہ و مشتری کا

متروک مستعمل
مکھہ منھہ

آئینہ خانہ میں وہ جس وقت آن بیٹھے
پھر جس طرف کو دیکھے جلوہ ہو وان پریکا

نہ آنکھوں میں ترے جادو نہ ہرگز سحر زلفوں میں
یہہ دل ہے جس سے دیوانہ محبت کا ہو وہ لگا

پہوں ہرہ برق خار آشیان میری سی کہتا ہوں
اُڑیگا دھجیاں ہوکر ترا دامن جو یان اٹکا

نواحی میں ترے کوچے کے ہے یہہ حال سودا کا
کہ جون چغد آشیان گم کرکے بستی میں پھرے بھٹکا

اے دیدۂ خانمان تو ہمارا ڈبو سکا
لیکن غبار یار کے دل سے نہ دھو سکا

تجھہ حسن سے نہ پایا کچھہ بہرہ مندی کو جنین
فتنہ نہ تیرے دور میں پھر نیند سو سکا

سودا قمار عشق میں شیرین سے کوہکن
بازی اگرچہ پا نہ سکا سر تو کھو سکا

متروک مستعمل
تجھہ حسن نے تیرے حسن سے

کس منہ سے پھر تو آپ کو کہتا ہے عشقباز
اے روسیاہ تجھہ سے تو یہہ بھی نہ ہو سکا

دل مت ٹپک نظر سے کہ پایا نہ جائیگا
جوں اشک پھر زمین سے اوٹھایا نہ جائیگا

رخصت ہے باغبان کہ ٹک اک دیکھہ لیں چمن
جاتے ہیں وان جہاں سے پھر آیا نہ جائیگا

آویگا وہ چمن میں نہ اے ابر جب تلک
پانی گلونکی منہ میں چوایا نہ جائیگا

متروک مستعمل
مت ٹپک نہ گرا
ٹک اک ذرا ایک
چوایا ٹپکایا

تیغ جفائے یار سے دل سر نہ پھیریو
پھر منہ وفا کو ہم سے دکھایا نجائیگا

مرض عشق سے گر ابکی سنبھل جاؤنگا — زمین دو چار برس کو کہین ٹل جاؤنگا
قطرۂ اشک ہون یارو مری نظارہ سے — کیون خفا ہوتی ہو پل مارتے ڈھل جاؤنگا

چھیڑ مت باد بہاری کہ مین جون نکہت گل
پہاڑ کر کپڑے ابہی گہر سے نکل جاؤنگا

ایکدن تجھسے سنگ او تھٹے نہ دیکھا کارون — ابہی جو بس حاصل کچہہ اس فریاد بے تاثیر کا

توڑکر بتخانہ کو مسجد بنائے تو نے شیخ
برہمن کے دل کے بہی کچہہ فکر ہے تعمیر کا

صبا سے ہر سحر مجکو لہو کی باس آتی ہے — چمن مین آہ گلچین نے یہ کس بلبل کا دل توڑا

متروک — مستعمل
باس — بو

بہت بیجا ہے رہنا سرکشی سے بزم ہستی مین
کہ مثل شمع رشتہ عمر کا ہر آن ہے تھوڑا

جو گذری مجہپہ مت اوس سے کہو ہوا سو ہوا — بلاکشان محبت پہ جو ہوا سو ہوا

مبادا ہو کوئی ظالم ترا گریبان گیر
مرے لہو کو تو دامن سے دہو ہوا سو ہوا

صدمہ ہر چند ترے جور سے جان پر آیا — لب پہ شکوہ نہ کبہی میری زبان پر آیا
راست کیشون کی تف آہ سے ڈر ای کجکیش — تیر پہرتا نہین جسوقت نشان پر آیا

موسم شیب مین بیفائدہ ہے لعب شباب
کب ثمر دیوے ہے جب نخل خزان پر آیا

اسے نہ زمزمہ پرداز چمن نالہ ہمارا — وہ مرغ نہ سمجھے جو تہ دام نہ آیا

آراستہ جو بزم ہوئے دور فلک مین
وان جام بجز گردش ایام نہ آیا

ہے رنگ تماشائے جہان صورت خورشید
جو صبح کو دیکھا وہ نظر شام نہ آیا

کام آب کا سے خاک سے بھی شوخی طبع
آئینے نے منہ گرد سے بھر عمر دُھلایا

جو خاک نشین ہین نہ سمجھو انہیں کم قدر
وہ دانہ ہے خرمن مین جسے ماٹی مین لایا

رو رو کے کیا حال دل اوس شوخ پہ روشن
تو اوسنے دیا عشق کا پانی سے جلایا

جام خالی سے جو ساقی نے مجھے ٹرکایا
مین کہا بخشیے صاحب مجھے مین بھر پایا

لیلۃ القدر تھی یار وہ جو شب وصل تو کیا
آخر اوس شب نے مجھے روز سیہ دکھلایا

سمجھا تنہائی مین خطر راہ محبت ناصح
[illegible] نہین دل سے [illegible] مجھے بہکایا

خون کے قطرے سے کہتا تھا یہی لخت جگر
تو ذرہ کبھی نہ پہونچیگا کہین اب آیا

باغ مین جب دم خرام اوس سرو قامت نے کیا
نعرہ حق سرہ قمری نے بھر کر جی دیا

عشق مین خون جگر کھانی کی گر لذت نہ تھی
خضر سے حیران ہون آب زندگانی کیون پیا

سچ کو جیتا تو نکلا اگر سینے مین پہ کیا دن
مرگ تھی اک طرح کی جو رات مین تجھ بن جیا

[illegible] محبت کو پاسے دیکھکر
وہ گیسو تری بھی اوڑا [illegible] نہین کہتا بیا

جز نیک آئینہ ہم اور سینہ صاف ہوئے
ہوا اپنے دل پہ کسی شخص سے غبار آیا

کب دل شکستگان سے کر عرض حال آیا
ہے بے صدا وہ چینی جس مین کہ بال آیا

کھونین نک ملے تھی جس دل کی مجکو قیمت
قسمت کی اک نگہ پہ مین اوسکو ڈال آیا

متروک مستعمل [illegible]

بخشش پہ وہ جہان کے آئے تھو ہمت وہمہ ۔ لیکن نہ یان زبان تک حرف سوال آیا
نازان نہو تو اسیر گر تجکو سنگ مین ہے ۔ گوہر نکالنے کا کسب و کمال آیا
ارباب فہم آگے وہ صاحب ہنر ہے ۔ کینہ کسیکے دل سے جسکو نکال آیا
اعمال دیکہہ تیرے ہی شرم سے عرق ہے ۔ اے محتسب تجہہ بہی کچہہ انفعال آیا

اکسیر ہے تو کیا ہے وہ مشت خاک سودا
خاطر پہ جب کسی کے اوس سے ملال آیا

آدم کا جسم جب کہ عناصر سے مل بنا ۔ کچہہ آگ بچ رہی تہی سو عاشق کا دل بنا
سرگرم نالہ آندنون مین بہی ہون عندلیب ۔ مت آشیان چمن مین مری متصل بنا
جس تیرگی سے روز ہے عشاق کا سیاہ ۔ شاید اوسی سے چہرۂ خوبان پہ تل بنا

اپنا ہنر دکہاوینگے ہم تجکو شیشہ گر
ٹوٹا ہوا کسیکا اگر تجہسے دل بنا

تجہہ بن عجب معاش ہے سودا کی اندنون ۔ تو بہی تو اوسکو جا کے ستمگار دیکہنا
سنے حرف وسلے حکایت نہ شعر و نہ سخن ۔ نے سیر باغ و سنے گل و گلزار دیکہنا
خاموش اپنی کلبہ احزان مین روز و شب ۔ تنہا پڑے ہوئے در و دیوار دیکہنا
یا جاکے اوس گلی مین جہان تہا ترا گزار ۔ لے صبح تا بہ شام کئی بار دیکہنا
تسکین دل پہر اسمین نہ پائی تو پہر شغل ۔ پڑہنا یہ شعر گر کوئی اشعار دیکہنا

کہتے تہے ہم نہ دیکہہ سکین یا وسکو غیر پاس
پہر جو خدا دکہاوے سو ناچار دیکہنا

بلبل سنے جسے جا کے گلستان مین چہکیا ۔ ہنستے اوسے ہی خار بیابان مین دیکہا
روشن ہے وہ ہر ایک ستارہ مین زلیخا ۔ جس نور کو تو نے مہ کنعان مین دیکہا

برہم کرے جمعیت کونین جو پل مین — لٹکا وہ ترے زلف پریشان مین دیکھا
واعظ تو سنے بولے ہے جس روز کی باتین — اوس روز کو جھنے شب ہجران مین دیکھا

سودا جو ترا حال ہے اتنا تو نہین وہ
کیا جانیے تو نے اوسے کس آن مین دیکھا

مشہور ہے یہ بات کہ جی ہی تو ہے جہان — آ سپلے اوٹھی جہان سے تو گویا جہان اوٹھا

بوئے وفا و رنگ محبت نہین ہے یان
یارب تو اس چمن سے مرا آشیان اوٹھا

یترے کوچے سے جو مین آپ کو جلتے دیکھا — جی کسی تن سے نہ اوس طرح نکلتے دیکھا

تیغ تیری کی سدا شکر ادا کرتے ہین
لبون کو زخم کے دن رات مین ہلتے دیکھا

ساقی چمن مین چھوڑ کے مجکو کدہر چلا — پیمانہ میرے عمر کا ظالم تو بہر چلا
گل مت سمجھیو باغ مین اے عندلیب ار — غنچہ کا دل وہین پہ کسی کے بکھر چلا
اس بحر مین ہے موج کی حافظ شکستگی — فیصل ہوا حباب کہ جیدھر اودھر چلا

متروک مستعمل
سنبھلتے بلتے

سودا کے زرد چہرہ کو شوخی کی راہ سے
کہتا ہے تیرا رنگ تو اب کچھ نکھر چلا

مانگا جو مین دل کو تو کہا بس یہی اک دل — جتنی ہی تو چاہے مرے کوچے سے اوٹھا لا

تنہا ترے مژگان نے یہ دل کیونکہ بر آئے
نے تیر ہی اوس پاس نہ خنجر ہی نہ بھالا

سعادتمند ہو گر جی کہ بعد از مرگ عالم مین — ہما کے بال کا مصرف بجز افسر نہین ہوتا
طمع دولت سے کے لیے تاب و تعب ملا کہنہ مانی ہی — ہوس تا نہ جہونکی آگ مین من رہنین ہوتا

متروک مستعمل
نہین توسنے

دیا مین نقد دل اپنا اب ان خوبونسے خطرہ کیا
جو مفلس ہو اوسی کچھہ رہزنونسے ڈر نہین ہوتا

حال دل سے مری جب تک وہ خبردار نتھا — جز دم ہجر کوئے محرم اسرار نہ تھا
جو عمل چاہیے کیجیے مرے دکھہ دینے کا — وہ نہ کیجیے کہ کہے کوئی سزاوار نہ تھا

صحبتونکا انکو غیر کے مجھہ سے اخفا
کون سی شب تہی کہ مین وان سپہ پاؤ نہ تھا

وہ ہم نہین جو کرین سیر بوستان تنہا — بہشت ہو تو نہ منہ کیجیے باغبان تنہا

کدہر کو چھوڑ گئے مجکو ہمرہان تنہا
پہرون ہون دشت مین جون گرد کاروان تنہا

عشق کی خلقت سے آگے مین تو دیوانہ تھا — سنگ مین آتش تہی جب تک شمع مین پروانہ تھا
جزو و کل مین فرق اتنا ہی فقط ہے اعتقاد — ورنہ جس خرمن کو دیکھا فی الحقیقت دانہ تھا
شب کہ مجلس بیچ وہ غارت گر ہر خانہ تھا — تجھے جو با عالم آشنا اک ایک سی بیگانہ تھا

ولہ

قابو مین ہون مین تیرے گو اب جیا تو پہر کیا — خنجر تلے کسو نے ٹک دم لیا تو پہر کیا

گر قطع ہاتھ پہلے تب فکر کر رفو کا
ناصح جو یہ گریبان تو نے سیا تو پہر کیا

فائدہ اب کیا کرے تریاق وصل — زہر غم ہجر اثر کر گیا

دیکھیے واماندگی اب کیا دکھائے
قافلہ یارونکا سفر کر گیا

بہنا کچھہ اپنی چشم کا دستور ہوگیا — دی تہی خدا نے اسکے آنکھ پہ سو ناسور ہوگیا

بھٹکی پھری ہے کب سے خدایا مری دعا | دروازہ کیا قبول کا معمور ہو گیا

سودا کو لکھتے ہین کہ ہے اوس سے مصاحبت
کتنا غلط یہہ حرف بھی مشہور ہو گیا

## ردیف با

کھولی گرہ جو غنچہ کی تو نے تو کیا عجب | یہہ دل کھلی جو تجھ سے تو ہو اے صبا عجب

گل داد عندلیب کو پہنچا تو کیا ہوا
فریاد کو مری ہے پہنچنا ترا عجب

سانس ٹھنڈی کسی مایوس کی ہے یہ نسیم | گر سکے ہے تری کوچے سے گزر آخر شب
مژدہ وصل ترا یار نے مجھے یون پہنچایا | جون مہ عید کے صائم کو خبر آخر شب
دوست ہر چند ہمارا ہے موذن لیکن | دشمن خواب ہی جون مرغ سحر آخر شب
اسقدر شیفتہ ہے شکل کا اپنی کہ سدا | آئینہ ہاتھہ مین مشرق کو نظر آخر شب

انتہا عیش جہان کی جو تجھے دیکھا چاہیے
بزم مستان پہ نگہہ غور سے کر آخر شب

## ردیف تا

کیا جانیے یہہ کس گل و بلبل کا راز ہے | غنچہ کے رک رہی ہے دہن پر جو آئی بات
خوبی بدی سے دہر کے کچھہ یاد اب نہین | کر تب ہی دل کو جی سے مری سب بھلائی بات

پروانہ اور شمع کی صحبت نہ مجھہ سے پوچھہ
اپنی نہ کہہ سکا تو کہون کیا پرائے بات

کرتے ہین اسیر قفس دوام بھی فریاد | لے سکتے نہین سانس گرفتار محبت
[illegible] سادہ دلی پر تو مری رحم کر اے یار | ہون تجھسے ستمگر سے طلبگار محبت

## ردیف خاء معجمہ

ضرور ہے ادب خفتگان خاک ای یار
قدم زمین پہ نہ رکھہ زیر آسمان گستاخ

ادب سے چل نہ چل آگے وزیر سلطان کے
قدم نہ رکھیو کبھو سوے مقبلان گستاخ

## ردیف دال

چوٹ ہو دل مین تو وہ سدرہ پیری ہی
موسے چھپنے نہین کرتا غم ایام سپید

آج بیمار ترے کا ہے ترقی پر ضعف
صبح تہا زرد منہ اوسکا سو ہوا شام سفید

نہین ہے سیر کا کچھ لطف باغ مین تنہا
بغیر یار رگ گل ہے خار کے مانند

ہوئی ہے عمر کہ ہم لگ رہی ہین دامن سے
جھٹک نہ دیجیو پیارے غبار کے مانند

مین چاہتا نہین دنیا مین عز و جاہ بلند
یہی کہ دونون جہان سے رہی نگاہ بلند

یہہ چشم قد سے کسو کے ہی آشنا قمری
دکہا نہ سرو مجھے ہے مری نگاہ بلند

نہ کر غرور تو زنہار اسپہ ای نادان
جو مرتبہ ہے ترا شکل مہر و ماہ بلند

کرے ہے گردش دوران طرح ہنڈولے کی
ہر ایک شخص کو یان گاہ پست گاہ بلند

لیا ہے دلکو جو ہمسے تو اوسکو مت کر تنگ
کہ ہووے ملک کے وسعت سی نام شاہ بلند

## ردیف راء

خود کردہ کا درمان ہو مین کیا کرون یارو
دل اون سے لیا مجھ سی نہ لڑ کر نہ جھگڑ کر

دانا ہو تو سمجھے کہ محبت نہین وہ شے
در پر کسیکے بیٹھے جسکے لئے اڑ کر

## ولہ

کام آیا نہ کچھ اپنا تن زار آخرکار
سمجھے اسیر تجھے نکلا یہ غبار آخرکار

ڈھب تغافل نہ تھا اس دل کی گرفتاری کا
ہاتھ سے مفت دیا تین یہ شکار آخرکار

قمری کو سرو باغ مین ہی دار تجھ بغیر
گلخن ہے عندلیب کو گلزار تجھ بغیر

ہو جلوہ گر شتاب تو اے نور بزم عشق
آنسو گلو سے شمع کے ہین ہار تجھ بغیر

تو ہی نہو تو سیر چمن سے ہو کیا حصول
آب روان ہی تیغ کے ہے دھار تجھ بغیر

آشیان باندھ ہی ہے کس امید پر عندلیب
آتش گل سے کوئی دن مین جلاتی ہی ہوا

شور سنکر ہمنوا ایک نکلا ہی یہ دل
رخصت یک نالہ اے صیاد جاتی ہے بہار

اب خدا حافظ ہے سودا کا مجھے آتا ہے رحم
ایک تو تہا ہی دوانا تس پہ آتی ہے بہار

## ردیف زای معجمہ

سنکے ہین کی تو قسم اے دل شگفتہ نکھا
غنچے رہے ہین باغ مین ظالم کبھی ہنوز

فریاد عندلیب کو پہنچا چمن مین گل
آیا نہ میرے پاس مراد اور بس ہنوز

نالان جو باغبان سے ہی بلبل چمن کے بیچ
دیکھی نہین ہے ان نے جفای قفس ہنوز

ہو گیا پامال نہ کر ہمکو رہا اے صیاد
مشق پرواز نہین تا سر دیوار ہنوز

آہ یہ کس کی شکایت ہے مرے دل مین کہ شرم
جسکو دیتی ہی نہین رخصت اظہار ہنوز

## ردیف سین

ساقی گئی بہار رہی دل میں یہہ ہوس — تو منتوں سے جام دی اور میں کہوں کہ بس

## ردیف غین

ای لالہ گو فلک سے پڑے تجکو چار داغ — چہاتی مری سراہ کی اک دل ہزار داغ

## ردیف لام

ہووے نہ ملک عشق سے کم اسم داغ دل — روشن رہے ہمیشہ الٰہی چراغ دل

شاید کہ سیل اشک نے اسکو بہا دیا
سینے میں ایتو خاک نہ پایا سراغ دل

یکدست اگر زمانہ جہان میں لٹائے گل — سر کو ہمارے خاک نہ دیوے جو جائے گل
کھلتے تھے اسلئے کہ نہو آشنائے گل — اے عندلیب دیکھ نہ آخر وفائے گل
دیکھے اگر صفائے بدن کو ترے صبا — کھولے کبھو نہ شرم سے بند قبائے گل

ہنستے سے بیٹھتے ہیں جو بہتر نہو مزا
ہنستا ہوا چہا نے ہرگز نہ جائے گل

## ردیف نون

غافل نہ رہ تو اہل تواضع کے حال سے — تیغ و کمان کی طرح خم و چم بہت ہے یان
شبنم ہوس و ہمائی تماشے سے جون حباب — نادیدنی کا دیدہ کہ کم بہت ہے یان

دیکھا جو باغ دہر تو مانند صبح و گل
کم فرصتی ملاپ سے باہم بہت ہے یان

گل دیکھو جو سو غنچے نظر آئے ہزار ہان — خوش ہیں سگے کم اس باغ میں مغموم بہت ہیں
مجھ جیسے جو خادم سے ہو خدمت سے تمہیں عار — تو خوش رہو تم مجکو بھی مخدوم بہت ہیں

بلبل تصویر ہون جون نقش دیوار چمن — تو قفس کے کام کا ہرگز نہ درکار چمن
کیا گلا صیاد سے ہمکو نہین گزری ہی عمر — اب اسیر دام ہین تب تھے گرفتار چمن

فصل گل جاتی ہے سودا دیکھ اذ نرگس کو ٹک
باغمین جہان کوئی دم ہے یہ بہار چمن

کار فرما جو ہمین پوچھے تو کیا دینگی جواب — وہ کیا کام نہ دنیا سے ملے نے دین چمین

**ولہ**

پاس ناموس مجھے عشق کا ہی ای بلبل — ورنہ یہان کونسا انداز فغان ہی کہ نہین
دسلے ٹکڑے ونکو بغل بیچ لیے پہرتا ہون — کچھ علاج اسکا بہی اے شیشہ گران ہی کہ نہین
جرم ہے اوسکی جفا کا کہ وفا کی تقصیر — کوئی تو بولو میان منہ مین زبان ہی کہ نہین

موسم گل ہے دلا کچھ یہ دل اب شاد نہین
تاب پرواز نہین طاقت فریاد نہین

ڈرتے ڈرتے جو تری کوچہ مین آجاتا ہون — صید خائف کیطرح رہ رہ قفا جاتا ہون
نہ تلطف نہ محبت نہ مروت نہ وفا — سادگی دیکھ کہ اسپر بہی لگا جاتا ہون
ناتوان مرغ ہون مین ای رفقای پرواز — اتنا آگے نہ بڑھو ہو تم کہ رہا جاتا ہون

طایر رنگ حنا کی نمط اب ای صیاد
ہون تو مین ہاتھ مین تیرے پہ اڑا جاتا ہون

نے بلبل چمن نہ گل نودمیدہ ہون — مین موسم بہار مین شاخ بریدہ ہون
نے گریبان نہ شکل شیشہ نہ خندان بشکل جام — اس میکدہ کے بیچ عبث آفریدہ ہون
کوئی جو پوچھتا ہو کہ کس پر ہو دادخواہ — ہون گل ہزار جا سے گریبان دریدہ ہون
مین کیا کہون کہ کون ہون سودا بقول درد — جو کچھ کہ ہون سو ہون غرض آفت رسیدہ ہون

## وله

یہہ تو نہیں کہتا ہون کہ سچ سچ کرو انصاف
جہوٹی بہی تسلی ہو تو جیتا تو رہون مین

کس کس طرحکی دیکہین اس باغمین فضائین
کیبد بہر گئے وہ ساقے وہ ابر وہ ہوائین

گرہ لاکہون ہی غنچے کی صبا اکدم مین کہولی ہی
نہ سلہین تجہسے ہی آہ سحر اس دلکی گلہریان

چہری تلوار ہدیگر گل و بلبل ہین گلشن مین
تمہاری پیچ کہو دونو مین کس سے انکہڑیان لڑیان

نہ غنچے گل سکے کہلتے ہین نہ نرگس سکے کہلین کلیان
چمن مین لیکے خمیازہ کسینے انکہڑیان ملیان
تبسم یون نمایان ہے مسی آلودہ ہونٹہون سے
نہ ہون ابر سیہ مین اسطرح بجلی کے اچپلیان

حیرت سے نے اوسکو بند نہ کرنے دین پہر جو
آنکہین جب آرسی سے تیری کہہ کہولیان
ساقی پہنچ کہ تجہہ بن اس ابر بہار سے
پڑتی نہین تگرگ برستی ہین گولیان
کیا چاہیے مجہے سے انگشت پر حنا
جس ہبگینہ کے خون مین چاہین ڈبولیان

## وله

جس سے پوچہا کہ دل خوش ہے کہین بتا ہین
رو دیا اُن سے اور اتنا ہی کہا سکتے ہین

## وله

کبہی بولین عقیق اور کبہہ نگین لعل ٹہراوین
یہہ نا شاعر تری ہونٹو نکو کیا کیا نام دیتے ہین
نہ چار اگر سکے کچہہ موج دریا کے روانی کا
کہین وارستگان زنجیر جکڑی سی پہرتی ہین
تنا مین کسکو غنچون نے دہن کہولا ہے اے شبنم
کہ ان کا موتیہ سنے منہ بہر قطرے جو بہرتے ہین
کسیکی مرگ پر اسے دل نکیجئے چشم تر ہرگز
بہت سا رو لیا اونکو جو اس جینے پہ مرتے ہین

ولہ

غنچے کہلے ہین کیونکر تجہہ بن صبا چمن مین
وفا کی رسم ہم تو مفقود جانتے ہین

پروانے تک تو پہنچا مکتوب شمع لیکن
ہمراہ نامہ بر کے مسدود جانتے ہین

کچہہ اس سوا ترقی اپنے مین ہم نہ سمجہے
اک دن بدن غم دل افزود جانتے ہین

ڈرتا ہون بات میری کر دیوے نہ تو بتنگڑ
اتبک تو اس سخن کو معدود جانتے ہین

گاڑا قدم جنہون نے گوشے قناعت اندر
کب مجلسون مین جاکر وہ کود جانتے ہین

کام ہے چشم کا نظارہ نہ بہنا شب و روز
آنکہ عاشق سے رقیبو کی وہی ناسور ہین

ساقیا بزم نہین آج خلل سے خالی
دیا ہم کو پیالہ اور سے لیتے دیتا ہو تو معمور ہین

پہنچے ہم آرزوئے وصل مین مرنے کے قریب
سو بہی ہے وقت ملاقات ابہی دور ہین

جب مین گیا اوسکو تو اوبہی گہر مین نہ پایا
آیا وہ اگر گہر سے تو در پہ رہا ہین

کیفیت چشم اوسکی مجہے یاد ہے سودا
ساغر کو مرے ہاتہ سے لیجو کہ چلا مین

ناوک نے تیرے صید نہ چہوڑا زمانے مین
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے مین

اے مرغ دل سمجہ کے تو چشم طمع کو کہول
تونے سنا ہے دام چہپا ہے وہ دانے مین

سودا خدا کے واسطے کر قصہ مختصر
اپنی تو نیند اوڑ گئی تیرے فسانے مین

عاشق کی بہی کٹتی ہین کیا خوب طرح راتین
دو چار گہڑی رونا دو چار گہڑی باتین

اور وے لیتے جیتے دلبر دلدار ہوا میرا
برحق ہین اگر ہین وے کچہہ تم مین کراماتین

ولہ

امید ہو گئی کچہہ گوشت گیر سے دل مین | رہا کرے ہے تمنا اسیر سے دل مین

خدا کیواسطے خاموش ناصحا بیدرد
لگی ہے بات تری مجکو تیر سی دل مین

مین وہ درخت خشک ہون اس باغمین صبا | جسکو کسو نے سبز نہ دیکہا بہار مین

ساقی پہونچ شتاب کہ تجہہ بن یہہ نوبہار
دیتی ہے زہر ہمکو مئے خوشگوار مین

بغیر از مرتے جلتی کچہہ نہ دیکہا بزم ہستی مین | کٹی اپنی تو مثل شمع صبح و شام دنیا مین
دلا اب سر کو اپنے پیٹ سنگ ملامت سے | یہی ہوتا ہے نادان عشق کا انجام دنیا مین

نہ کر سودا تو شکوہ ہمسے دل کی بیقراری کا
محبت کس کو دیتی ہے میان آرام دنیا مین

جی تک تو دیکہ لون کہ جو ہو کارگر کہین | اے آہ کیا کرون نہین یکبار اثر کہین
ہوتی نہین ہے صبح نہ آتی ہے مجہکو نیند | جسکو پکارتا ہون سو کہتا ہے مر کہین
ساقی ہے یک تبسم گل فرصت بہار | ظالم بہرے ہے جام تو جلدی سے بہر کہین
جادو بہرے ہین چشم مین مت آنکہی کو دیکہہ | دہڑکے ہے دل مرا کہ نہ لیجے نظر کہین
جز سنگ کیا ہے دیر و حرم مین جو سر جہکو | سجدہ کیا ہے تجکو مین پہچان ہر کہین +

سچا تو ہووے وعدے مین کسطرح ہمسے یار
وعدہ تجہے ہر ایک سے پیمان ہر کہین

یاقوت لعل یار سے بہتر نہین ولی | ہر چند ہر یکو اوسکے پہ کسہ کی نظر نہین
قاصد کی کیا مجال جو اوس کو مین جا کہو | جز مرغ روح کوئی مرا نامہ بر نہین

بیہر بلطف و یچ صبا گل کو یہہ پیام
آؤن قفس کو توڑکے پر بال و پر نہین

امید وصل جسمین طمع خام کچھہ نہین
ہر صبح ہے قسم پہ قسم شام کچھہ نہین

وضع بہار و گلہہ کے مانند آبشار
جز گریہ اس چمن مین کام کچھہ نہین

یہہ مین بہی سمجھون ہون یار وہ یار نہین
کرون مین کیا کہ مرا دل پہ اختیار نہین

مین ہون وہ نخل کہ جس نخل کو قیامت تک
بہار کیسی ہے آوے تو برگ و بار نہین +

## ردیف واو

لہو امین چشم کا پونچھے سے ناصح بند کیونکر ہو
جو دل ٹوٹے کسیکی ہاتہہ سے پیوند کیونکر ہو

ولہ

ہاتہہ کسکا ہے تری زلف کا شانہ پیچ کہ
رات آتی ہین نظر خواب پریشان مجھکو

ای نسیم سحری مروت سے دور
سبلے نہایت نظر آتا ہے گلستان مجھکو

کسکی ملت مین گنون آپکو بتلا اے شیخ
تو نے مجھے گبر کہے مسلمان مجھکو

بس ہو تو رکھون آنکھون مین وسی آفت جانکو
اور دیکھنے دون مین نہ زمین کو نہ زمان کو

جب عزم کرون گھر سے کوی دوست کا یارو
دشمن ہے مرا وہ جو کہے یہہ کہ کہان کو

ہو جب مری رنجش کا جو پوچھی ہی تو بیجان
موندونگا نہ پہر کہول کرجون غنچہ دہان کو

یہہ رسم نہین تازہ کچھ اے شیخ جہانمین
جاگہہ حرم دل مین جو مین دی ہے بتان کو

خنجر ہو کچھہ نہین بیداری شب کیا ان آنکھون مین
تماشا ان کا ہے قاتل خلق کا کس نیند سوتی ہو

رقیب او رمین ہون زیر آسمان یک جان دو قالب
مخاطب تم بلفظ جان ہم دونو کی ہوتی ہے

شیخ نے اوس بت کو جس کو چہپ چہپ کہا تہا شام کو
بے چراغ اب ڈہونڈہی ہی وہ تا سحر اسلام کو

چہوڑ کر تجہہ سے نہ پتیا و رے کسیکو پہر یہ دل
مرغ وہ پہنستا نہین جو توڑ بہاگے دام کو

آتا ہے تو تا شوخ کہ مین روک رہا ہون
مانند حباب اپنی دم باز پسین کو

دیتے ہی نہین چین بدن سے اپنے گمان کی
سا تختہ اس کی مین ہوتا ہون کوئی جا بے کہین کو

اس درد دل سے موت ہو یا دل کو تاب ہو
قسمت کا جو لکہا ہے الٰہی شتاب ہو

اس کشمکش سے دام کے کیا کام تہا ہمین
اے الفت چمن ترا خانہ خراب ہو

## ردیف ہاے ہوز

لینے لگا ہے اب تو مرا نام گاہ گاہ
بہیجینگے ہم بہی نامہ و پیغام گاہ گاہ

ولہ

ضعف و ناطاقتی و سستی و اعضا شکنی
ایک گہٹنے سے جوانی کو بڑا کیا کیا کچہ

سیر کے قدرت خالق کی بتان مین سودا
مشت بہر خاک مین جلوی ہین بہلا کیا کیا کچہہ

آ پہنچ ساقی کہ پہر ایام کب آتے ہین یہہ
فصل گل سے کچہ گئی دن کچہ چلی جاتی ہین یہہ

غیرت عشق آ گے اے سودا تو پروانے سے سیکہہ
شمع سے اپنا بہی مانا دیکہہ جل جاتی ہین یہہ

## ردیف یای تحتانی

دل پہیر نہین سکتی تجہہ سے وہ دعا ہر گز
جس سے کہ یہان پہرتی تقدیر نظر آئی

اس باغ مین اک گل کو خندان جو کہین دیکہا
سو غنچے کے وہان صورت دلگیر نظر آئی

کہون کیا موجب غم تجہہ سی اپنا پوچہہ مت محرم
مجہو جس بات کا ہی غم سوای غنچہ از نازک ہی
ادا کر اس چمن مین نالہ تک آہستہ ای بلبل
نہایت پردہ گوش گل گلزار نازک ہی

کرون مین حال دل کسطرح ظاہر سخت مشکل ہے
کہ دل سے بہی زیادہ خاطر دلدار نازک ہے

رفو ہوا جو گریبان مرا تو کیا ناصح
جو دل سے دل کہین پیوند ہو رفو یہہ ہی
غرض نہ ہم سو ہی اس کو نہ غیر سے مطلب
ملی ہے گرم جو ہر اک سے اسکی خو یہہ ہی

ولہ

جب یار نے اوٹہا کر زلفونکی بال باندہی
تب مینے اپنی دل مین لاکہون خیال باندہے

تیری ہی سامنے کچہہ بہکی ہے میرا نالہ
ورنہ نشانی ہمنے ماری ہین بال باندہے

ذکر کو عیش کے سکتے ہین کہو بضعف عیش
ہجر مین وصل کے تقریر بہت اچہا ہی
کیون ہے خاموش مری طرح چمن مین بلبل
تیرے نالی کی تو تاثیر بہت اچہی ہی

جتنے ہین کام تیرے سونپ خدا کو سو وا
تیری تدبیر سے تقدیر بہت اچہی ہے

گذشتہ حسن کا اتبک نشان باقی ہے
ہنوز فریفتہ کیونکر کہ آن باقی ہے
ہوئی نہ ہمسے جہان مین تو گو ہنوز ای یار
تو رہ جہائین کہ تجہسے جہان باقی ہے

نہ درد دل ہے کی سکنے کی ہے مجھے طاقت
نہ چپ ہے رہنے کے تاب و توان باقی ہی

پھوٹی وہ آنکھ جس مین نہ قطرہ بھی نم رہے | دل جل بجھے وہ جسکی نہ ہمسایہ غم رہے

ٹک ہمرہان قافلہ سے کہدو اے صبا
ایسے ہی گر قدم ہین تمہارے تو ہم رہے

بیمار کی آج اپنی سر شام خبر لے | اس رات خدا کے ہو جو ظالم وہ سحر لے
ہے تنگ زمانی مین بہت عمر کا عرصہ | اس مین عمل نیک کیا چاہے تو کر لے
دکھ دے نہ کسی دل کے تئین باغ جہان مین | گر نخل حیات اپنی سے چاہے کہ ثمر لے

جون خضر ہوس عمر ابد کی نہین مجھکو
اسدم ہے کہ تمنا ہے جو تجھ پاس گزر لے

جب اس چمن مین چھوڑ کے ہم آشیان چلے | اک ہم صفیر نے بھی نہ پوچھا کہان چلے
کیا لے لیا تھا ہمنے الجھتا جو کوئی خار | جون گل ہم اوسکی باغ سے دامن کشان چلے

غافل ہمارے آہ سے رہنا نہ بے خطر
کر خوف ایسی تیر سے جو بے کمان چلے

عشق کا آغاز تو جون تون گزر جاتا ہے لیک | کچھ نہین سکتا دلا حالات مین انجام کے
نے تلاش دین ہمین ہے اور نہ دنیا کی ہے فکر | اوسکی رزاقی ہے دی ہے ورنہ ہین کس کام کے

گزری تھی آرام سے جب تک نہ تھا دل مبتلا
اوسکی لگ جاتی ہے دن جاتی رہے آرام کے

مجرم ہون مین تو کہدو مکافات کے لئے | منہ مین خدا نے دی ہے زبان بات کی لئے

وہ رات وصل دوست کی یارب نہو نصیب
پھر عمر بیٹھی روئیے جس رات کے لئے

ناصحا ہر چند یہ بندہ سبک انداز ہے | پر سبک ہے وہ جو خاطر کا کسیکے پاس ہے

دل اُلگنی کا نہ دیکھا کوئی رنگ اے باغبان
یہ دل اس گلشن مین جون خار سر دیوار ہے

جو طبیب اپنا تھا دل اوسکا کسی پر زار ہے
مژدہ باد اے مرگ عیسیٰ آپ ہی بیمار ہے

خندہ زن ہین بلبل و پروانہ میری حال پر
زعفرانی جب سے اوسکا چہرۂ گلنار ہے

کیونکہ ہر سو ہے چمن و وان تہ ابر بہار
گل کو اپنے دیکھتا ہون بلبل گلزار ہے

وہ قدم جسکو رگ گل سے بھی ہوتی تھی خلش
سجدہ گاہ سنگ ہی یا بوسہ گاہ خار ہے

کیا خوشی اس سے ہمین سودا کہ آئی ہے بہار
لالہ و سنبل سے پُر گو دامن کہسار ہے

ہر سحر خون جگر کا غنچۂ گل کی طرح
آنکھ اودھر کھولی کہ اک پیالہ ادھر تیار ہے

صورت مین مین کہتا نہین ایسا کوئی کب ہے
اک وجہ ہے کہ وہ قہر ہوا آفت ہی غضب ہے

یوسف تجھے کہہ بیٹھے زلیخا تو کہون کیا
عاشق وہ ہوئے وان کہ جہان جای ادب ہے

کیا چیز ہے وہ دل جسے کہتے ہین الٰہی
اک قطرۂ خون سینے مین آفات طلب ہے

اکطرز سے ہو لٹ جاوی کو دل کی تو کہون مین
ہے جو حرکت جان کی غارت کا سبب ہے

دشنام تو دینے کی قسم کھائی ہے لیکن
جب دیکھے ہے وہ مجھکو تو اک جنبش لب ہے

آتی نہین نظر مین کسو کے جو ہم تو کیا
عالم تو سب طرح کا ہماری نظر مین ہے

رخصت نہین ہے اپنی تئین مثل عندلیب
تاثیر صد ترانہ اک آہ سحر مین ہے

سودا کی می خوری سے ہے توبہ پذیر خلق
قاضی بھی فتویٰ دی ہے کہ خیر اسکی شر مین ہے

قسم دی مجلسیون کو کہ تیرے آمدین
کسینے بھی برخ شمع نور دیکھا ہے

نہیں نظر میں تری وسعت کرم واعظ
مگر ہمارا ہے فسق و فجور دیکھا ہے

کرے ہے توبہ جو واعظ کے ہرزہ گوی سی
مگر بہار کو سودا نے دور دیکھا ہے

فکر میں ہجر کے دل فصل کی دن کھوتا ہی ..
یہاں محرم ہے میں نوروز سدا ہوتا ہی

داغ کپڑی پہ لگا ہو تو دھلاوین یارو
داغ عشاق کے دل کا بہی کوئی کھوتا ہے

ہم ہین وارستہ محبت کی مددگاری سے
سب سے آزاد ہوئی دل کی گرفتاری سے

سبب غفلت پیری ہی فقط عیش شباب
خواب آور ہے سحر رات کی بیداری سے

شکوہ ہے جور و جفا کا تری کس کافر کو
مجھ پہ گزری ہے سو میری ہی وفاداری سے

ق

بد بر ہو جو شکوہ ہر جا کرون مین تیرا
کچھ اپنے تئین اسی مین مطلب کی بات پائے

تہی سر دھری اوسکی آب حیات دلکو
جھوٹی تپاک نے تو کچھ آگ سی لگائے

وقت اخیر سودا بالین پہ اوسکی رو رو
بیٹھا ہی اکہی تھا ہر دوست یار بہلائے

مرضی اگر ہو تیری جا اوسکو ہم لے آوین
دوری سے بے جسکی تیری یہ صورت بہہ کچھ بنائی

سنکر یہہ بات بولا اتنا ہے آہ بہر کے
ہے نزع مین اذیت بیمار کو دوا ئے

جدی جدی بجہان آن بان ہی سب کی
مآل مردم ماضی و حال و استقبال

یہہ سنت خاک مین جا گہہ نہ دان ہی سبکی
سنا تو ایک سے کچھ داستان ہی سب کے

نہ دیر و نہ و پہنچنے کا شکوہ کر سودا
تنور ایک فلک جسمین نان ہے سب کے

پاس اب ہمارے نکہت گل کو نہ لا نسیم
دل سے ہوس چمن کی اسیری نے دور کی

کم مت سمجھ پیشاہ گدا سے ضعیف کو
وہان قدر ایک سی ہے سلیمان و مور کی

وہی جانہین رموز قلندری جانی
بہبوت تن پہ جو ملبوس قیصری جانی

غلام اوسکی ہین ہمت کا ہون کہ جو اپنی
جگر کے خون کو خوان تونگری جانی

پڑا ہی پالی اک ایسی کو دل کہ جہان دان
وفا کے راہ نہ رسم ستمگری جانی

بتان کے دید سو اک بہی تجہکو بینائی
وگرنہ دیکہے تو جبن شہرت کو پری جانی

جہان مین قصہ یوسف سے آگہی کر نسیم
پدر کا ورنہ ہے پیر اوری جانی

مجہ سے مسکرا کے انہو زار کر چلے
نرگس کو آنکہ مار کے بیمار کر چلے

آکے جو بزم مین تو اوٹہا چہرے سے نقاب
پروانے ہی کو شمع سے بیزار کر چلے

نہین معلوم اس پہلو مین کیا جون شمع جلتا ہی
دہوان اوسکی زبان سے بات کہنی مین نکلتا ہی

گہڑی ہی گہڑیال کو سن عشق میرا جی دہلتا ہی
چلی آتی ہی وہ ہی رات جون جون دن نکلتا ہی

اثر کی آہ مین ہر چند سے تاثیر نالی مین
پہراتا ہی کہان دو دوست سے میرا جی بہلتا ہی

مجہے تشنیع کیون کرتا ہی ناصح یہہ جو آنکہین ہین
بس ان خانہ خرابون کی کہی کا کچہہ بہی چلتا ہی

خیال پنجۂ مژگان مین یہ احوال ہی دلکا
کہ جیسے صید کو شاہین کا چنگل مسلتا ہی

خبر لے جلد سودا کی وگرنہ مین یہ کہون ہون
سرہانے اسکی بیٹہا ہاتہ سے تو ہاتہ ملتا ہے

خوگر کرو اسیری کی سب نے ظلم پا کرنا
خوشتر ز چمن اوسکو ہے دام گرفتاری

یارب مرے ناصح کو دکھلا دے جھلک اسکی
دیتا ہے بہت مجھکو الزام گرفتاری

ہر ایک شیشے مین سمجھہ تو ظہور کسکا ہے
شرر مین روشنی شعلے مین نور کسکا ہے

دماغ خلق پر از کبر ہی مین حیران ہون
یہہ مشت خاک مین اتنا غرور کسکا ہے

تمیز خوب و زشت ای مہربان کب عشق نے پائی
محبت مین سبھی یکسان ہین سبکی جیب مین آ کر

مرے تیری ہی سی نسبت گل و بلبل بھی رکھتی ہین
ترا جلوہ مرا دلکش ہے اس گلگل کے زیبا ہے

وہین غنچے کا جب دیکھون ہوا گیا ش گل کلیجا مین
ترا اپنا و درد دل کرنا کسو سے یاد آتا ہے

نہین کچھ دل سے نرمی کا اثر سے آہ مین جوہر
وگرنہ آب کر دیتا ہے سے فولاد آتا ہے

نہ غافل رہ زمانے سے بسر لیجا ہشیاری
کہ خواب پاسبان ہو گرگ کو طالع کی بیداری
نہین تو شیشہ اندازان کو وقت روز گرما نہین
کہ مسکونان کا ہے پاؤن گمہ آؤ ہی گمی ساری

نہ رکھا داغ دل سینے تن بدن کیجیے سے کچھ مجھ مین
بغل کی چور کی جون شمع کب تک ہو خبرداری

کیا جانیے کس کس سے نگہہ اوسکی لڑی ہے
جس کو نہین چاہ دیکھو تو اک لوتھ پڑی ہے
مین حال کہون کس سے تری عہد مین اپنا
روتی ہین کہین دلکو کہین جیبکی پڑی ہے
مجکو ہم تصور کی مری ہے تری صورت
آنکھون کے مرے آگے شب و روز کھڑی ہے

ٹھہرا ہے تری چال مین اور زلف مین جھگڑا
ہر ایک یہہ کہتے ہے ایک مجھ مین بڑی ہے

دل اس سینہ مین ہی یا قطرہ سیماب ہی کیا ہے
چھلک جس شوخ مین ذرہ نہو نور محبت کے
قفس مین مرغ ہی یا ماہی بے آب ہی کیا ہی
اگر خورشید ہی کیا ہے وگر مہتاب ہی کیا ہے

پوچھ ساقی کہ شیشے مین نہین مین جانتا تجھ بن
مئے گلگون ہے یا دل کا مرے خوناب ہی کیا ہی

چاہنا بزم تعیش کا ہوسناکی ہے
دشمن دورِ قدح گردشِ افلاکی ہے

یہہ تو بو طرۂ سنبل مین نہین ہی سچ کہہ
زلف سے کس کے صبا تو نے گرہ وا کی ہے

پنبہ کو دور کر مرے سینے کے داغ سے
سوز شب فراق کو دیکھا اس چراغ سے

گزرا ہے تو چمن سے کہ بلبل سے اب نگاہ
آتی ہے روئے گل کے طرف کس دماغ سے

غفلت مین زندگی کو نہ کھو گر شعور ہے
دل کو مری ہے آہ سحر سے شگفتگی
یہہ خواب زیر سایہ بال طیور ہے
غنچے کو گلستان مین صبا سے سرور ہے

بلبل چمن مین تیغ نگہ کس کے چل گئے
جس گل کو دیکھتا ہون بسوز غم سینہ چور ہے

ہم جان ہین یہہ تری چشم کے بیمار گئے
مر گئے خنجر مژگان کے دل افگار گئے

خوب دیکھا مین جہان اہل جہان بھی دیکھے
ایک زندان ہی کہ جس مین ہین گنہگار گئے

پیغام بر نے دیر لگائی تو ہے ولی
گردش سے اس نگاہ کی ای محتسب خبر
ملنا ترا ہر ایک سے ہین کیا بیان کرون
دھڑکے ہے دل کہ یہہ نہ کہے رات ہو گئی
دنیا تمام بزم خرابات ہو گئی
عالم سے تجکو ترک ملاقات ہو گئی

یار رو وہ شرم سے جو نہ بولا تو کیا ہوا
نظروں میں سو طرح کی حکایات ہو گئی

تو ہی کچھ اپنی سر پہ نہ یہاں خاک کر گئی
شبنم بھی اس چمن سے صبا چشم تر گئی

مت پوچھ یہ کہ رات کٹی کیونکہ تجھ بغیر
اس گفتگو سے فائدہ پیارے گذر گئے

اے صبا کچھ ہی دن بہار کے یوں ہی چلے گئے
پوچھے ہے پھول پھل کی خبر اب تو [illegible]
پھر پھر کے گل آ چکی پہ صنم تم بھلے گئے
ٹوٹے چھپرے خزاں ہوئی بوٹے [illegible] گئے

دیکھو اسے کب کسی کو زبانی سے کچھ دیا
جن کو دیا کچھ اس میں سے وہ کچھ نہ لے گئے

متروک مستعمل
ہی پی

آخر اٹھا لینگی زر گل مفت میں صبا
اے غنچہ فکر جمع سے مت خون دل پی

سودا جہان میں آ کر کوئی کچھ نہ لے گیا
جاتا ہوں ایک میں دل پر آرزو لیے

جب اپنی نیند با ہم نے جان کھول دیے
چمن میں کسکے عدالت تھی تیا تو نسیم
صبا نے باغ میں جا گل کے کان کھول دیے
کہ صبح غنچوں کے تئیں عطر دان کھول دیے

نہیں ہے سرمہ و نبالہ دار مژگاں نے
دلوں پہ ہو کے صف آرا نشان کھول دیے

متروک مستعمل
نین آنکھ

ساون کی بادلوں کی طرح سے بھرے ہوئے
انصاف کیجیو سوچئے اپنا بجز خدا
یہ نین وہ ہیں جن سے کہ جنگل ہرے ہوئے
منصف جو ہو سکے ہیں سو تجھ سے ڈرے ہوئے

نزدیک اپنے رشتے سے مت کر ہمیں تو شیخ
ہیں لاکھ دور جب ترے وصلے پرے ہوئے

گر تجھ مین ہے وفا تو جفا کار کون ہے ۔۔۔ دلدار تو ہوا تو دل آزار کون ہے

نالان ہون مدتون سے تری سایہ کے تلے
پوچھا نہ یہ کبھو پس دیوار کون ہے

دل لیکے ہمارا جو کوئی طالب جان ہے ۔۔۔ ہم بھی یہ سمجھتے ہین کہ جی ہی تو جہان ہی
جوینده ہر چیز ہے یابندہ جہان مین ۔۔۔ جز عمر گذشتہ کہ وہ ڈہونڈہو تو کہان ہی

پیری جو تو جاوے تو جوانی سے یہہ کہنا
خوش رہیو مری جان تو جیدہر ہے جہان ہی

اٹھایا کوہ رستم نے اگر تو سخت نادان ہی ۔۔۔ اوٹھانا دل کو دنیا سے عجب کار نمایان ہی

خوشی دو دل کو بہی یکجا نہ دیکھا مین زمانہ مین
چمن مین گل اگر خندان ہی تو بلبل بہی نالان ہی

اسقدر سادہ و پرکار کہین دیکھا ہے ۔۔۔ بے نمود اتنا نمودار کہین دیکھا ہے

خواہ کعبہ ہین تجھے خواہ ہین بتخانے مین
اتنا مجہون ہون مرے یار کہین دیکھا ہے

یاران چشم سرمہ سا کا مارا کوئی جیا ہے ۔۔۔ ہر سرو اس چمن کا اک آہ بے صدا ہی

لب تشنگان جام تسلیم ہم ہین ساقی
یا بادہ یا ہلاہل جو ہو سو وا ہے

آنکھون کی گرد میری مژگان کی ہی یہہ صورت ۔۔۔ جیسے کنار دریا خس بہہ کے آ رہا ہے

احوال کے ہمارے تمکو تو کیا خبر ہے
گزری ہی جسکے جی پر سو وہ ہی جانتا ہے

نسیم ہے تری کوچے مین اور صبا بہی ہے ۔۔۔ ہماری خاک سے دیکھو تو کچھ رہا بہی ہے

ترا غرور مرا عجز تا کجا ظالم
ہر ایک بات کی آخر کچھ انتہا بھی ہے

کرتے تو ہو مرض دل کی تم دوا
یارو جو دل بھی ہے تو آزار ساتھ ہے

سودا کے ہاتھ کیونکہ لگے وہ متاع حسن
رنگین جسکو گھر سے تو بازار ساتھ ہے

کسی کا درد دل پیارے تمہارا ناز کیا سمجھے
جو گزری صید کے جی پر اسے شہباز کیا سمجھے

نہ پوچھو مجھ سے میرا حال تک دنیا میں جینے دو
خدا جانے میں کیا بولوں کوئی غماز کیا سمجھے

جو گزرے رات میری پر کسے معلوم ہو تجھ بن
دل پروانہ کا جز شمع کوئی راز کیا سمجھے

اب شہد زندگی کے نہیں کچھ ہوس مجھے
تجھ بن ہے نیش دل سر تار نفس مجھے

شعلہ میں برق کا ہوں پر افسردہ یہاں تلک
ہر خار اس چمن میں سمجھتا ہے خس مجھے

اک گل سے بوے وفا کی گر آتی ہوا سے نسیم
ہر صبح اس چمن کے ہو شام قفس مجھے

منہ لگاوے کون مجکو گر نہ پوچھے تو مجھے
عکس بھی دیتا نہیں اب آئینہ میں رو مجھے

منحصر جوں شمع جلنے پر ہے میری زندگی
تا شب تب سے عشق کی یہاں تک ہوئی ہے خو مجھے

ہے قسم تجھکو فلک دو تو جہانتک چاہے
جلوہ حسن الہی حسرت دیدار نے مجھے

تمکو معلوم ہے یارو چمن قدرت میں
عمر گزری کہ ہے گردش سے سروکار مجھے

پھروں حیران ہوں کہ جوں سایہ مرغان ہوا
نہ کیا ایک قدم پھرنے پہ مختار نے مجھے

نہ پھرا ملک عدم سے کوئی یا رب سودا
جانتا اسپ وفا کی خبر لینے کو ناچار نے مجھے

جس روز کسی اور پہ بیداد کروگے — یہہ یاد رہے ہمکو بہت یاد کروگے

**ولہ**

اس دلکی اسیری سے نہین کچھہ تمہین حاصل
یک نالۂ جانکاہ سے سن آزاد کروگے

تری گلی مین اکیلا کہین مین ہون غماز — بڑا ستم ہی اگر ضبط نالہ ہوسکیگا
ہم اپنی جان تلک دی چکے جو مانگو تم
پہ ایک آرزوے دل حوالہ ہوسکیگا

ماریںگے ایک دو کو یا آپ مر رہین گے — پیاری تری گلی مین کچھہ ہم بھی کر رہینگے
اب تو تری گلی سے جانا ہی مصلحت ہی
دیکھینگے پھہ آکر جیتے اگر رہین گے

نے ضرر کفر کو نے دین کا نقصان مجھسے — باعث دشمنی اے گبر و مسلمان مجھسے
نہ بہ رو نہ بہ قامت نہ بصورت نہ بشکل
لے گیا کیونکہ مین حیران ہو دل و جان مجھسے

تصور مین ترے کیونکر صبا دوش لاؤبالی ہی — گلے لگ لگ مین رو یا رات تصویر نہالی ہی
بجز سرگشتگی ارباب صورت کو نہین حاصل — ہوا روشن یہہ مضمون مجھکو فانوس خیالی سی
بہکا ہون اسقدر دیکھہ اس کے آنکھونکو کہ ای ساقی
شروع بزم بہلاتا ہے مجھکو جام خالی سے

شکوہ ہی دور ظالم کرنا مروتون سے — لبریز ورنہ دل ہے تیری شکایتون سے
پرزے بغیر دل کے ممکن نہین کہ ہووے
معلوم حال میرا تجھکو کتابتون سے

نہ بہول اسے آرسی گر یار کو تجھسے محبت ہو — بہروسا کچھہ نہین اوسکا یہہ منہ دیکھے کی الفت ہو

اگر کھینچے تو کھینچے سرو قد رکھتا ہے تیرا سا
پہ تیرے قد کو تشبیہ اس سے دیجئے قیامت ہے

کوئی گرفتار ہے اس سے جو یہہ مذکور بہتر ہے
گزرنا دل کے وکہہ دینے تا مقدور بہتر ہے

یہہ سخن رکھ وقت بجھنے کے چراغ اکثر ہو نور افزا
رفاقت سے مری مت کہہ کہ یہہ رنجور بہتر ہے

روشنی کا دولت دنیا کی جو مفتون ہوا
ہے وہ پروانہ کہ شیدائی چراغ غول ہے

ولہ

کہتا ہے عشق عقل سے مجھکو تو پیر ہے
ناصح تو کیون بکی ہے دوانا سر خیر ہے

چاہا کہ جون حباب مین دیکھون یہہ کائنات
کھولی تو چشم اور ہے عالم مین سیر ہے

رحم کچھ آپی تجھے آوے تو آوے ورنہ یان
آہ ہے سو بے اثر نالہ سو بے تاثیر ہے

شیخ کی بانگ و صلوٰۃ اوپر تو اسے ناصح بجا
خانۂ قصاب مین بھی روز و شب تکبیر ہے

گل پھیکی ہے عالم کیطرف بلکہ ثمر بھی
اے خانہ بر انداز چمن کچھہ تو ادہر بھی

کیا ضد ہے مرے ساتھہ خدا جانے وگرنہ
کافی ہے تسلی کو مرے ایک نظر بھی

اے ابر قسم ہے تجھے رونیکی ہماری
تجھہ چشم سے ٹپکا ہے کبہو لخت جگر بھی

کس ہستی موہوم پہ نازان ہے تو اے یار
کچھہ اپنی شب و روز کی ہے تجھکو خبر بھی

تنہا مرے ماتم مین نہین شام سیہ پوش
رہتا ہے سدا چاک گریبان سحر بھی

سودا تری فریاد سے آنکھون مین کٹی رات
آئی ہے سحر ہونے کو ٹک تو کہین مر بھی

گزرا تری کوچہ مین گر نہین تو نہو
میرے خیال مین تو لاکہہ بار گزرا ہے

ہزار حرف شکایت کی دیکھتی ہے تجھی — زبان پہ شکر ہو بے اختیار گزری ہے

ہیں وہ نہیں کہ کوئی مجھسے مل کے ہو بدنام
نہ جانے کیا تری خاطر میں یار گزری ہے

کیا ہو جو قفس تک مری تک صحن چمن سے — دو برگ لئے گل کے نسیم سحر آوے

نامے کا جواب آنا تو معلوم ہے اسپہ کاش
قاصد کے بد و نیک کی مجھ تک خبر آوے

ناچیز کو نہ صحبت نیکان اثر کرے — رشتے کو کہنہ تو آب گہر کیوں نہ تر کرے

زاہد چلا ہے کعبے کو اور برہمن کنشت
بندے ہیں اوسکے ہم جو کسی دل میں گھر کرے

بدلا ترے ستم کا کوئی تجھسے کیا کرے — اپنا ہی تو فریفتہ ہووے خدا کرے
قاتل ہماری نعش کو تشہیر ہے ضرور — آیندہ تا کوئی نہ کسی سے وفا کرے

اتنا لکھائیو مرے لوح مزار پر
یہاں تک نہ دو حیات کو کوئی خفا کرے

گو ہو اشتغل عشق بتاں یاد رفتگان + — اس زندگی میں اب کوئی کیا کیا کیا کرے
عالم کو بیچ پھیر نہ رہے رسم عاشقی — گر نیم لب کوئی ترے شکوے میں وا کرے
گر ہو شراب و خلوت و محبوب خوبرو — زاہد قسم ہے تجھکو جو تو ہو تو کیا کرے

تنہا نہ روز ہجر ہے سودا پہ ہر ستم
پروانہ ساں وصال میں ہر شب جلا کرے

دل میں [illegible] تری جھمکی ہی شادی — چشم بد دور سلامت رہے یہ آبادی
گر [illegible] عشق میں ہم تیغ میں گردن زونی — تیغ ابرو سے بتاں [illegible] جلادی

بال و پر توڑ کے سونپے ہے قفس کو صیاد
تجھ سے رخصت ہے مگر ای ہوس آزادی

پھر نظر تجھکو نہ کیا کبھو ڈرتے ڈرتے
پھر گلگشت عدم جو کہ کوئی پونہچا ہے

ق

حسرتین جی کی ہین جی ہی مین مرتے مرتے
سمت اس باغ کی طی منزلین کرتے کرتے

پھل جوانی سے نپایا کبھو جون طفل سرشک
مل گیا خاک مین یان پاؤن کے دھرتے دھرتے

اک خلق کی نظرون مین سبک ہو گیا لیکن
بلبل ہی سکتی نہین کچھ باغ مین تجھ بن

کرتا ہون مین اب تک تری خاطر پہ گرانی
شبنم گلو تکے منہ مین چوآ تی رہی پانی

جس سمت نظر موج سراب آ وی تو یہ جان
ہو وی گی کسی زلف چلیپا کی نشانی

جون غنچہ تو چمن مین بند قبا جو کھولے
ایسا ہی جاؤن جان کرتے ہو تو صد بار و

پھر گل سے ای پیارے بلبل کبھو نہ بولے
اس دل پہ گل جو ہوتے سو آج ہی وہ ہوتے

کم بولنا ادا ہے ہر چند پر نہ اتنا
مُند جاتے چشم عاشق تو بھی وہ لب نہ کھولے

اثر سے ہین تہی نالی تصرف سی ہین غم خالی
نظر آیا ہی احوال جہان اوسمین تو کیا حاصل
تہی دستی ہماری دیکھ چشم کم سے مت منعم
برنگ لفظ ہو او معنی سے جس کے بیت بو معنی

نیستان ہو گئی شمشیر و ستے یار بیقلم خالی
جو دل مین نقش ہین با غیرتی ابتو جام جم خالی
کہ ہے یہ ہاتھ مشکل کیسہ اہل کرم خالی
فلک اسطرح گھر تیرا چلی ہین کر کے ہم خالی

نہ ہیو آہ سے مجھ پیر کے اے نوجوان غافل
کہ تیر اپنے کمان کہنہ کا پڑتا ہے کم خالی

پیش از ظہور مرغ چمن جا ہان عشق — سبتے تھے رشتۂ رگ گل دام کے لیے
پہونچیں سو کیونکہ منزل مقصد کو یہ قدم — پیدا ہوئے ہیں گردش ایام کے لیے

سودا ہزار حیف کہ آ کر جہان مین ہم
کیا کر چلے اور آئے تھے کس کام کے لیے

ہر آن یاس بڑھنی ہر دم امید گھٹنی — دن حشر کا ہے ابتو فرقت کی رات کٹنی
کوچے مین اوسکے باقی مجھ خاکسار پر اب — یا آسمان کا گرنا یا ہے زمین الٹنی

آئینہ کہ رہا تھا خوبونکی صاف منہ پر
ہین ایک دن یہ شکلین سب خاک بیچ اٹہنی

تمت

## قصائد سالگرہ کی خوشی کا بیان

فجر ہوتے جو کھلی آج مری آنکھہ جھپک — دی وہین آ کے خوشی نے در دل پر دستک
پوچھا مین کون ہے بولی کہ وہ مین ہون غافل — نہ لگے شوق مین جسکے کبھو مشتاق کی پلک
ہے خوشی نام مرا مین ہون عزیز دلہا — زندگانی کی حلاوت ہی جہان مین مجھ تک
کھول آغوش دل اور لے مجھے جلدی لگا وان — پھر خدا جانے یہ دن کب تجھے دکھلائے فلک
سن کے یہ مژدۂ جان بخش جو مین کھولی آنکھہ — اشعۂ نور کی سی مجھکو نظر آئی جھلک
آنکھین ملکر کے جو دیکھون ہے اک لالہ پوش — سر سے لو غرق جواہر مین وہ ہے پاؤن تلک
حسن ایسا کہ جیسے ماہ شب چار دہم — یک بیک دیکھی تو پلکین ہی رہ جائے جھپک
چہرے مین ایسی ہی گرمی کہ شرر پر جیسے — باد کرتی ہو رہی دامن مژگان کی جھپک
زلفین یون بکھری ہوئین چہرے پہ ناگنی ہین ول — جسطرح ایک کھلونے پہ بیٹھین دو بالک

جعد وہ قہر کہ کتہنی مین ہو جس کے ہر لہر
ڈگہر ڈبو دینے کو عشاق کے دریائی اتک

ناگنی بیچ مین آوین کے نہ مانگی پانے
کہیل جاوے وہین کالا جو ادسکی لٹک

جبین ایسی کہ جگر ماہ کا ہو جاوے داغ
اسکی تشبیہہ جو باوسکی تجاوز دی فلک

قتل کرنیکا یہہ جوہر نہو شمشیر کے بیچ
اوسکے ابرو سے مشابہ بناوین جب تک

مژہ وہ تیز کہ عالم مین نہین جسکی پناہ
چشم وہ ترک کہ ہو قوم جنہونکا ازبک

فتنہ اوس چشم کا ایسا کہ مژہ سے خونخوار
متصل چونکتی پا کر دیا کرتی ہین تہپک

حسن سے کان کی آویزی مین لطف کہ جون
مستعد قطرۂ شبنم کہ پڑی گل سے ٹپک

بحر خوبی کی گویا مچہلی ہے قلاب کے بیچ
نتہہ کے حلقے مین جو دیکہے کوئی نتہنے کی پہڑک

نظر آیا نہ دہن بسکہ تنگی کے سبب
منحصر ہین اینہی گو ان کے تراشی عینک

مسی آلودہ لب انگر تہی نہ خناکستر
کہ ہوا سی وہ سخن کہنے کو جاتے تہے دہک

سلک گوہر کی صفا دام لے ان دانتو سے
برق دریوزہ گرے موج تبسم کی چمک

دو لو عارض گویا شیشے مین تہی گلگون کر
زنخ ان دو نو مین یون جیسے نمکدان مین گزک

وصف مین اس کے ملاحت کی پہر اک مطلع
جس کے آگے لگے مطلع خورشید نمک

## مطلع ثانی

رنگ رخسار سے شرمندہ ہو گورن کی دمک
آگی عنبغب کی خجالت زدہ سوز کی تولک

ڈہیلی پیچ اس کے تو گردن کا بڑہا یا جیسن
جلوہ گر شمع ہو جیسے تہ دامان تنک

ساعد دست حنا بستہ کی ایسی حرکات
شاخ مین گل کی پون بنی سی جو آتی لچک

ناف کے حسن کو اس کی جو کیا بینی قیاس
دلنشین یون ہوا جیسے کہ بلاشبہ و شک

نرگسی چشم کوئی ہوگا کہ جس کے یہہ آنکہہ
ناک کے جیا تو سے صفا کے جیسا دی ہے ہی تو ڈہاک

کمر اوس کے مین نہ دیکہو کر گرد نا ہو کا وصف
تہی وہ اک آہ کہ سنبل کی لگے جیسے کی لپک

متروک مستعمل
جنہونکا جنکا

متروک مستعمل
اودکنا اوسکے

متروک مستعمل
پہلا بہیجو بہا چاہئے

متروک مستعمل
[illegible]

آوے جس بزم مین اس ساق بلورین کا ذکر — جاوے وہ شمع کا پامال حسد ہووے نک
پشت پا چینی روے لیلے سے مجنونکا دل — خون فرہاد سدا شیرین سے چاہے وہ کفک
وقت نظارہ مرے جب نگہ دیدۂ غور — سر سے لی اوس قد رعنا کی گئے پانو تلک
فندق پا لگی کہنے کہ نہ دیکھا ہوگا — سرو کے پنج سے پہولا گل اور نگ اتنا تک
قامت ایسا ہے کہ ہنگام خرام اوس کے اگر — آگے آجاسئے قیامت تو یہہ بولی کہ سرک
قدم اس طرح سے رکھی ہے کہ سر عالم کا — ہو جب شور ہو خلخال کے پاؤن کی ہنک
کج دوا کج چلے جسطرح وہ انکہیلی سے — موج دریا بہی اوسی دیکہو تو رہ جاے ٹہٹک
زرق برق ایسے ہے پوشاک مین اوسکی کہ جسے — کوند بجلی کے کہون یا کہون شعلے کے چمک
جیسے سبج سے نہی گلی بیچ حمائل گل کی — ویسے ہی عطر کے بو ویسے ہی سوندہی کی دہک
کیفی یا نتک کہ یہہ انداز سخن مین اوسکی — کسیکو ہشت کہا اوہنا کسیکو دوت دیک
بات اس لطف سے بہکے ہو جیسے اوسکے — بادہ جون ساغر لبریز سے جاتا ہے چہلک
غرض اس شکل سے آئی جو نظر وہ کافر — کہا مین دل کے طرف دیکہہ کے اللہ معک
ناگہہ اوس شوخ نے مجہہ سے یہہ کہا اے سودا — ابتو شیشہ مے اندوہ کا پتہر پہ پٹک
یہہ کوئی طرز ہے رہنے کے زمین پاوان — یہ کوئی طور ہے جینے کا ترے زیر فلک
نہ ترے گہر مین کبہو ناچ مین ہوتے دیکہا — نہ ترے در پہ سنے آکے پکہاوج کی گمک
آدمی کے تئین کچہہ گرمے صحبت ہی شرط — وہ بہی انسان ہے دنیا مین جو ہو اتنا خنک
گو ترا وضع زمانہ سے ہے دل فسردہ — پر ہم آئی ہین ترے گہر مین ذرا دیکہہ ٹک
ایسے دہان کی تہی لازم ہے کہ خاطر ہو عزیز — بادہ بہر شیشے مین کہہ لاکے نمکدان مین گزک
بزم آراستہ بلوا کے گر ارباب نشاط — پاس لے بیٹہہ ہمین سکو چہکا آپ بہی چہک
آج وہ دان ہے کہ جس گہر مین تہی دیکہا انہین — کہین ہوتی ہی بہگت اور کہین ہے اولک

متروک: رکھی ہو — مستعمل: رکھتا ہے
متروک: سہگے — مستعمل: سکتے
متروک: مین — مستعمل: مین
متروک: ہنک — مستعمل: ذرا

بادہ گو ہاتھ سے زاہد کے نہ ہووے تھلا
محتسب ہی چلا مست رگڑ کر کاندھا
سنکے بیٹے یہہ کہا اوس سے کہ ای بابا نانا
بے سبب کیونکہ مین انہ وہ کی الفت چھوڑون
وجہ کچھہ ہووے تو کر مجھسے تو اوسکا اظہار
کرکے دریافت یہہ مجھسے کہا اسنے کہ گر

پر یہہ راضی ہے کہ پیڑون بیچ بھیگ توڑ کر
مفتیہ آسکے چلا قاضی کے آگے ندشرک
خیر ہے بات سمجھکر تو کہا اتنا نہ بہک
کسطرح سے ستی عمر کرون دل سی منفک
کچھہ جہت ہو تو بیان کر کہ سنون مین بھی تنک
سچ مین تیرے یہہ شرہ نہین پہنچا ابتک

منشرک
ندہرک

آج اس شخص کی ہے سالگرہ کی شادی
کہ بصورت ہے وہ انسان یہ سیرت ہے ملک

# خاتمۃ الطبع

الحمد للہ کہ مجموعہ تماشا فریب غارتگر صبر و شکیب دستور العمل شعراے
نازکخیال قانون سخن عالی فکران باکمال کارنامہ ذہن رسا و
آئینہ دانش و ذکا منتخب کلام جادو نظام میرزا رفیع
سودا بکمال صحت و اہتمام سے مطبع
انوار محمدی مین محمد تقی بہادر کے
اہتمام سے چھپکر
تیار ہوا
۱۶۲۱۹